لغات الحدیث

حضرت مولانا محمد ادریس السلفی   قسط نمبر۹

عن ابی ذرالغفاری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تجاوز عن امتی الخطأ و النسیان وما استکر هوا علیه۔ (ابن ماجه ج۱ ص۶۵۹) اسناده ضعیف۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے (تین چیزوں میں) درگزر فرمایا ہے غلطی، بھول چوک اور جس پر ان کو مجبور کیا گیا۔

لفظ "خَطَأَ" بفتح الخاء والطاء اور همزہ غیر ممدودۃ سے پڑھا گیا ہے جو "اَخطَأَ یُخطِئُ" سے اسم ہے (بمعنی بھول کر غلطی کرنا) ایسے ہی اس کو بفتح الخاء والطاء والالف الممدود سے ادا کرنا بھی درست ہے۔ لیکن اس لفظ کو "خِطأَ" (بمعنی گناہ) "بکسر الخاء وسکون الطاء والهمزہ" درست نہیں۔

اسی طرح بفتح الخاء والطاء ثم الالف ادا کرنا جیسا کہ عامۃ الناس اسے پڑھتے ہیں۔ درست نہیں۔ کیونکہ "خَطَاَ" باب نصر (ناقص واوی) سے ماضی کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے قدموں کے درمیان کشادگی کر کے چلنا۔ ایسے ہی "خِطَاء" بکسر الخاء و فتح الطاء والالف المدود سے پڑھنا بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ تو "خطا" (باب نصر سے) خطوہ (اسم مرۃ) کی جمع ہے۔ ایسے ہی "خطأَ" بفتح الخاء وسکون الطاء والهمزہ المقصورۃ بھی ادائیگی درست نہیں جو کہ "خطا" باب فتح سے مصدر بمعنی پھینک دینے کے آتا ہے۔

اخطأ یخطئ قصداً یا بلاقصد غلط راستہ پر چلنا۔ جب کہ "خطئ" بفتح الخاء و کسر الطاء بھی بعض اہل لغت کے نزدیک اسی معنی میں ہے۔ جب کہ بعض کا خیال ہے کہ "خَطِئ" بفتح الخاء و کسر الطاء والھمزۃ المقصورۃ" بمعنی عمداً غلط راستہ پر چلنا اور "اخطا" بلاقصد غلطی کیلئے آتا ہے۔

جب کہ بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ "خطئ" (علم) دین میں قصداً یا بلاقصد غلطی کرنے کیلئے اور اخطا دین یا عام معاملات میں قصدا یا بلاقصد غلطی کرنے پر بولا جاتا ہے۔ ایسے "خَطَأ" بفتح الخاء والطاء والمقصورہ عمداً غلطی کیلئے اور "خِطأ" بکسر الخاء وسکون الطاء مع المقصورہ عمداً غلطی کیلئے آیا ہے۔ (النہایہ ج ۲ ص ۴۴۔ تہذیب الصحاح ج ۱ ص ۱۳۔ لسان المیزان)

نِسیان:۔ اس کلمہ کو عامتہ الناس بفتح النون پڑھ لیتے ہیں جو کہ صحیح نہیں کیونکہ یہ مبالغے کا وزن ہے بمعنی بڑا بھولنے والا، جب کہ حدیث پاک میں نسیان بکسر النون نسی ینسی سے مصدر ہے جس کا معنی ہے بھول جانا۔ (تہذیب الصحاح ج ۳ ص ۱۵۷۸)